بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

اس سال کے شروع میں ہی رب کریم کے کرم سے اس کے گھر حاضری کا موقعہ نصیب ہوا کہ اسلامی سربراہی کانفرنس کیلئے اس دفعہ دنیا بھر میں اس سب سے مقدس مقام کو منتخب کیا گیا تھا اور اس بہانے ہم ایسے فقیروں کو بھی کانفرنس کے وفود میں شامل ہو کر اس کے گرد گھومنے اور حجر اسود کو چومنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اور وہ دن تاریخی اہمیت کا حامل تھا جب ساری دنیائے اسلام کے باستثنا چند نمائندے اور حکمران ربّ المشرقین کی بارگاہ میں بیت العتیق کے صحن میں عجز و انکسار کی تصویر بنے عالم اسلام کو درپیش مسائل کے حل کیلئے اپنی اپنی بھرپور جدوجہد کا اعلان کر رہے تھے۔

ایک ایسے وقت میں جب ملت اسلامیہ ایک طرف افغانستان میں روسی جارحیت کا شکار اور دوسری طرف فلسطین میں امریکی تائید و حمایت کے یہودی سازش اور بربریت سے دوچار ہے۔

افریقہ میں صلیبیوں نے بے گناہ مسلمانوں کا لہو ارزاں کر رکھا ہے اور اریٹریا، حبشہ اور صومالی میں صلیبی اور روسی مل کر مسلمانوں کا خون پی رہے ہیں۔

کشمیر کا مسئلہ ہنوز حل طلب اور قبرص میں یونانیوں کی چھیڑ چھاڑ ابھی تک جاری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں مسلم اقلیتوں والے علاقوں میں امت مرحومہ سے انتقام کی بنا پر لوگوں کو ستایا اور جلایا جا رہا ہے۔

اور پھر کتنے ہی مسلمان ہیں جو اپنی قوتوں کو اپنے اعداء کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے انہیں آپس ہی کے جھگڑوں اور لڑائیوں میں ضائع کر رہے ہیں۔ اور دشمن کو بالواسطہ مضبوط بنا رہے ہیں یہ اور اس قسم کے بے شمار مسائل تھے۔ جو مسلمانان عالم کو درپیش تھے۔ اور جنکی خاطر مغرب اقصیٰ سے لے کر مشرق بعید تک اور وسط ایشیا سے لے کر افریقہ کے دور دراز تک کے علاقوں سے مسلمان اور ان کے ممالک کے سربراہ، ارض مقدس میں جمع ہوتے تھے کہ یہیں سے آفتاب نو چھوٹا تھا۔ اور اکناف و اطراف عالم اس سے روشن اور منور ہوتے تھے اور ایک دفعہ پھر مہبط وحی اور منبع نور سے تجدید عہد کر کے نکلا جاتے۔

اور کسے معلوم کہ رب البیت کی نظر کرم ان پر پڑ جائے اور حاکموں کی نہ سہی محکوموں کی التجاؤں اور دعاؤں کو شرف باریابی مل جائے اور ملت کی تقدیر بدل جائے ۔

افتتاحی اجلاس صحن مسجد حرام اور زیر سایہ دیوارِ کعبہ منعقد ہونے کے بعد کانفرنس طائف منتقل ہو گئی اور مسلسل تین دن تک اس کے کھلے اور بند اجلاسوں میں فلسطین اور افغانستان کا مسئلہ سرفہرست رہا۔ اندر والی سے لے کر باہر والوں تک بڑی بہت بڑی اکثریت کا خیال ہی نہیں پختہ یقین تھا کہ افغان مجاہدین افغانستان کی سرزمین پر اپنی بقا اور اپنی آبرو کی جنگ نہیں لڑ رہے بلکہ اس پورے خطے میں اسلام کی بقا اور پوری امت مسلمہ کی آبرو کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ وہ یہ جنگ ہار گئے تو پھر پورے خطہ میں روسی جارحیت کو روکا نہیں جا سکے گا۔

افغان مندوب جو خون اور آگ کے دریا کو عبور کر کے آیا تھا کی تقریر نے بڑے بڑے سنگدلوں کو رلا کر، اور روس کے ثنا خوانوں کو دہلا کر رکھ دیا اور پھر اختتام کانفرنس پر کعبۃ اللہ میں رخصتی اور وداعی طواف کرتے ہوئے میں نے بیشتر مندوبین، صحافیوں اور شرکاء کو دیکھا کہ وہ اپنے اپنے ملکوں، قوموں کے لئے دعا کرتے ہوئے بھیگی ہوئی آنکھوں اور روتے ہوئے ہونٹوں سے افغانستان اور افغان مجاہدین کے لئے درخواست کرنا نہ بھول پائے تھے اور اللہ کہ تو کریم بھی ہے، رحیم بھی، مولیٰ بھی ہے نصیر بھی، اگر چاہے تو اپنی تائیدِ کامل سے اپنے کمزور بندوں کو بڑے بڑے طاقت وروں پر غالب کر سکتا ہے۔ تو افغانیوں کو روسی جارحوں پر غلبہ عطا فرما اور عالم اسلام کو کفر کی یلغار سے محفوظ فرما —— آمین